رجسٹرڈ نمبر ایل نمبر ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ

الفضل

پاکستان لاہور

یوم پنجشنبہ

فی پرچہ ۱؎

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۷ء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷½ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی کمر میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

جلد ... | ۱۶ ماہ اخاء ۱۳۲۶ ہش | یکم ذی الحجہ ۱۳۶۶ھ | ۱۶ اکتوبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۲۷

پاکستان کا دفاع

(۲)

ہم اپنے پہلے مقالہ میں لکھ چکے ہیں کہ پاکستان کی سرحد کشمیر اور افغانستان کی سرحدوں کو ملا کر سولہ سو میل لمبی ہے۔ بلکہ بلوچستان اور افغانستان کی سرحدوں کو بھی شامل کر لیا جائے تو انیس سو میل لمبی ہے۔ اگر کشمیر پاکستان میں شامل ہو جائے۔ اور اس کی سرحد کو نکال دیا جائے تو پھر یہ سرحد پندرہ سو میل لمبی ہے اور اگر افغانستان کی سرحد کو بھی نکال دیا جائے۔ تو پھر بھی ہندوستان سے ملنے والی سرحد چھ سو میل ہے۔ اور پاکستان کی موجودہ فوج میں سے جو فوج ایک وقت میں سرحد پر رکھی جا سکتی ہے۔ اس کی تعداد کسی وقت میں ۱۸ ہزار سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔ بلکہ یہ زیادہ قرین قیاس ہے کہ ایک وقت میں صرف ۱۲ ہزار فوج استعمال کی جا سکے جس کے یہ معنے ہیں کہ ہر میل کی حفاظت کے لئے صرف تیس سپاہی ہونگے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ کوئی فوج ساری سرحد پر پھیل کر کھڑی نہیں ہوتی لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ اتنی لمبی سرحد میں بیسیوں چوکیاں بنانی پڑینگی اگر پچاس چوکی رکھی جائے۔ اور فی چوکی دو پلٹنیں رکھی جائیں۔ تو سات ہزار فوج تو صرف اسی میں لگ جائیگی۔ باقی پانچ ہزار فوج رہ گئی۔ پانچ ہزار فوج اتنے بڑے علاقہ میں لڑائی کیا سکتی ہے۔ صرف چھ سو میل لمبی سرحد کی حفاظت کے لئے بھی ہمارے پاس کم سے کم ایک لاکھ سپاہی اگلی صف میں ہونا چاہیئے۔ پاکستان کی آبادی صوبہ سرحد اور سندھ کو ملا کر دو کروڑ ۸۰ ہزار ہے۔ اگر قبائلی علاقوں کو بھی ملا لیا جائے تو تقریباً ۳ کروڑ ہو جائے گی۔ اگر کشمیر بھی شامل ہو جائے۔ تو کشمیر کی ۳۲ لاکھ مسلمان آبادی ملکر یہ تعداد ۳ کروڑ ۳۰ لاکھ تک پہونچ جاتی ہے۔ اس آبادی میں سے صرف ۶۰ لاکھ آبادی ایسی ہے۔ جس میں سے اچھا سپاہی نہیں مل سکتا۔ باقی ۲ کروڑ ۷۰ لاکھ کی آبادی ایسی ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کے فضل سے نہایت ہی شاندار سپاہی پیدا کرتی رہی ہے اور کر سکتی ہے۔ سرحد کا پٹھان۔ آزاد علاقہ کا قبائلی۔ پونچھ۔ میرپور۔ کوٹلی اور مظفر آباد کا پہاڑی۔ پنجاب کا پٹھان۔ راجپوت۔ بلوچ اور جاٹ یہ سب کے سب نہایت اعلےٰ درجہ کے سپاہی ہیں۔ اور صرف مرنا ہی نہیں جانتے۔ بلکہ دشمن کو مارنا بھی جانتے ہیں قومی جنگوں میں چھ فیصدی سے لے کر ۱۶ فیصدی تک کی آبادی لڑائی میں کارآمد ہوتی ہے اوسطاً اگر ۱۰ فیصدی سمجھی جائے تو مشرقی پاکستان میں سے ۲۷ لاکھ سپاہی مہیا کیا جا سکتا ہے۔ اس کے مقابل میں ہندوستان کی جنگی نفری بہت کم ہے۔ ہندوستان کا ساٹھ فیصدی آدمی ایسا ہے۔ جو جنگ کے قابل نہیں۔ ریاستوں کو نکال کر ہندوستان کی آبادی کوئی ۲۰ کروڑ ہے۔ جس میں سے ۱۲ کروڑ آدمی تو کسی صورت میں بھی لڑنے کے قابل نہیں۔ باقی رہ گئے آٹھ کروڑ ان میں سے بھی اکثر حصہ ناقص سپاہی ہے صرف تین چار کروڑ آدمی ایسا ہے۔ جس میں سے اچھا سپاہی لیا جا سکتا ہے۔ مگر وہ بھی اس پایہ کا نہیں ہے جس پایہ کا مسلمان سپاہی ہے۔ پس ہندوستان میں بھی پورا زور لگانے کے بعد ۳۰ - ۳۵ لاکھ سپاہی مل سکتا ہے۔ اس سے زیادہ نہیں۔ لیکن جب لڑائی کے سوال پر غور کیا جاتا ہے۔ تو صرف نفری نہیں دیکھی جاتی۔ بلکہ سرحد کی لمبائی بھی دیکھی جاتی ہے۔ جس طرح لمبی سرحد کی حفاظت تھوڑے سپاہی نہیں کر سکتے۔ اسی طرح چھوٹی سرحد پر ساری فوج استعمال نہیں کی جاتی۔ چھ سو میل کی لمبی سرحد پر ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ ۶ - ۷ لاکھ فوج استعمال کی جا سکتی ہے باقی ساری فوج ریزرو میں رہے گی۔ اور راستوں کی حفاظت کا کام کرے گی۔ پس اگر خدانخواستہ کبھی ہندوستان اور پاکستان میں جنگ چھڑ جائے۔ تو جہاں تک نفری کا سوال ہے۔ ان دونوں کے درمیان کی سرحد کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ ہندوستان کی آبادی کی کثرت ہندوستان کو یہ نفع تو پہنچا سکتی ہے۔ کہ وہ جنگ کو زیادہ دیر تک جاری رکھ سکے۔ یا زیادہ آدمیوں کی قربانی برداشت کر سکے۔ لیکن جہاں تک جنگ کا تعلق ہے وہ پاکستان کی فوج سے زیادہ تعداد والی فوج نہیں بھیج سکتا۔ کیونکہ درمیان کی سرحد کی لمبائی اس بات کی اجازت ہی نہیں دیتی۔ کہ ایک وقت میں اس جگہ اتنی فوج کو استعمال کیا جا سکے۔ خصوصاً اس لئے کہ جیسے پہلے بتایا جا چکا ہے۔ یہ دونوں ملک عمدہ سڑکوں سے محروم ہیں۔ اور گو سرحد چھ سو میل لمبی ہے۔ لیکن ایک ملک سے دوسرے ملک تک پہنچنے کے جو راستے ہیں وہ بہت محدود ہیں۔ اور جنگ زیادہ تر رستوں سے ہی کی جا سکتی ہے۔ جہاں سے توپ خانہ اور سامان وغیرہ موٹروں پر آگے پیچھے بھیجا جا سکتا ہے۔ اور جہاں پر سے فوج قطاروں میں مارچ کر سکتی ہے۔ غرض جہاں تک فوجی نفری کا سوال ہے۔ صرف مشرقی پاکستان ہی تمام پاکستان کی ضرورتوں کو پورا کر سکتا ہے۔ اور اس معاملہ میں کسی مایوسی کی ضرورت نہیں ہاں سوال صرف یہ ہے۔ کہ اگر خدانخواستہ دونوں ملکوں میں جنگ چھڑ جائے۔ تو اتنی فوج مہیا کس طرح کی جائے گی۔ سپاہیانہ قابلیت کا آدمی موجود ہونا اور بات ہے۔ اور سپاہی کا موجود ہونا اور بات ہے۔ ہر جاٹ اور بلوچ سپاہی بننے کی قابلیت رکھتا ہے۔ لیکن ہر جاٹ اور بلوچ سپاہی تو نہیں اس لئے بغیر فوجی مشق کے جنگ کے وقت میں وہ کام نہیں آ سکتا۔ اور جنگ کے وقت فوری طور پر سپاہی کو فنون جنگ سکھائے نہیں جا سکتے۔ اور اس سے بھی زیادہ مشکل یہ ہے۔ کہ افسر فوراً تیار کئے جا سکیں۔ افسروں کی تعداد بالعموم ڈیڑھ فیصدی ہوتی ہے۔ ۲۷ لاکھ فوج کے لئے چھوٹے بڑے افسر ۴۰ ہزار کے قریب ہونے چاہئیں۔ ہماری تو ساری فوج ہی ۳۰ ہزار ہے۔ اگر خطرے کا موقعہ آیا۔ تو کسی صورت میں بھی اس فوج کو معقول طور پر وسیع نہیں کیا جا سکتا۔ اور اس کا علاج ضروری ہے۔ یہ علاج کس طرح ہو سکتا ہے

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر جودھامل بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور سے شائع کیا

اِس کے لئے یہ مختلف سکیمیں پیش کی جا رہی ہیں۔ اور پیش کی جاسکتی ہیں:۔

اول۔ ملک کے تمام افراد کو رائفلیں رکھنے کی کھلی اجازت دی جائے۔ اور جہاں تک ہو سکے گورنمنٹ خود رائفلیں سستے داموں پر مہیا کرے۔

دوم:۔ نیشنل گارڈز کے طریق کو رائج کیا جائے۔ جو مسلم لیگ کے ماتحت ہو۔

سوم۔ ہوم گارڈز کے اصول پر نوجوانوں کو فوجی ٹریننگ دی جائے۔ جو گورنمنٹ کی نگرانی میں ہو۔

چہارم:۔ ایک ٹیریٹوریل فورس فوجی انتظام کے ماتحت تیار کی جائے۔

پنجم:۔ جبری بھرتی ملک میں جاری کی جائے۔ اور اس کا انتظام ملٹری کے ماتحت ہو:

یہ پانچ طریق ہیں جن سے ملک کی جنگی نفری کو منظم کیا جاسکتا ہے۔ اور وقت پڑنے پر اس سے کام لیا جاسکتا ہے۔ اب ہم اس بات پر بحث کرتے ہیں۔ کہ ان پانچوں طریقوں میں سے کونسا طریقہ زیادہ بہتر اور مناسب ہوگا۔

(۱) پہلا مجوزہ طریق یہ ہے کہ ملک میں کثرت سے رائفلیں رکھنے کی تحریک کی جائے۔ اور گورنمنٹ سستے داموں لوگوں کو رائفلیں مہیا کرکے دے۔ یہ طریق جس ملک میں بھی رائج ہوا ہے کامیاب نہیں ہوا اور ہمیشہ اس کے نتیجہ میں فساد اور دنگے کا راستہ کھلتا رہا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہتھیار رکھنے کا حق عام شہریوں کو حاصل ہونا چاہیئے۔ اور صرف ان لوگوں کو ہتھیار رکھنے کی اجازت نہ دینی چاہیئے جو مجرمانہ حیثیت رکھتے ہیں یا ناقابل اعتبار ہیں۔ اور جب یہ شرط ہو تو لازماً یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ ہتھیار کے لئے لائسنس ضروری ہے۔ اور ہتھیار رکھنے کے متعلق کچھ نہ کچھ نگرانی کی طاقت گورنمنٹ کے ہاتھ میں ضرور ہونی چاہیئے۔ ورنہ بدمعاش اور چور طبقہ ملک کے امن میں خلل ڈال دے گا۔ بلکہ زیادہ تر ہتھیار یہی لوگ رکھیں گے۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے۔ کہ بعض باغیانہ ذہنیت والی انجمنیں پیدا ہو جائیں۔ اور وہ اسلحہ کی طاقت سے ملک کی جائز حکومت کو توڑنے کی کوشش کریں۔ پس یہ تجویز ملک کے لئے مضر ہے۔ اور یقیناً ہر سمجھدار انسان کو اس کی مخالفت کرنی چاہیئے۔ لائسنس ضرور رہنا چاہیئے۔ گو اس سختی سے لائسنس نہیں دینے چاہئیں۔ جس سختی سے برطانوی حکومت ہندوستانیوں کو لائسنس دیا کرتی تھی۔ اس سے بہت زیادہ لائسنس ملنے چاہئیں۔ غریب اور امیر کی کوئی تمیز نہیں ہونی چاہیئے۔ اس بات کی کوئی شرط نہیں ہونی چاہیئے۔ کہ جو شخص ڈپٹی کمشنر کا منہ چڑھا ہو یا افسروں کی خوشامد کرتا ہو۔ یا پولیس کے ساتھ کام کرتا ہو صرف اس کو لائسنس دیا جائے۔ جیسے یورپ میں قاعدہ ہے۔ عام طور پر نام رجسٹرڈ کرانے سے لائسنس مل جاتا ہے اور نام رجسٹرڈ ہونے کی وجہ سے گورنمنٹ کو توجہ حاصل رہتی ہے۔ کہ وہ ایسے شخص کی نگرانی کر سکے۔ اور دیکھ سکے۔ کہ وہ ہتھیار کا ناجائز استعمال تو نہیں کر رہا۔

(۲) یہ تجویز کہ نیشنل گارڈز کی سکیم کو مسلم لیگ کی نگرانی میں منظم کیا جائے جمہوری اصول کے خلاف ہے۔ جمہوری اصول کے مطابق پارلیمنٹ کے انتخابات تک پارٹیاں الگ الگ کام کرتی ہیں۔ جب کوئی پارٹی برسر اقتدار آجاتی ہے۔ تو اسی دن سے وہ سارے ملک کی نمائندہ بن جاتی ہے۔ صرف اپنی پارٹی کی نمائندہ نہیں ہوتی۔ پس کوئی فوجی تنظیم کسی پارٹی کے قبضہ میں نہیں ہونی چاہیئے۔ ورنہ جمہوریت ختم ہو جائے گی۔ اور فاسزم اور نازیزم شروع ہو جائے گا۔ کسی حکومت کے لئے یہ ہرگز جائز نہیں۔ کہ وہ اپنی سیاسی پارٹی کو فوجی تنظیم کی اجازت دے۔ اور دوسروں کو اس سے منع کردے۔ اگر وہ ایسا کرے گی۔ تو لازمی طور پر دوسری پارٹیاں مخفی طور پر اپنی تنظیم شروع کردیں گی۔ تاکہ وقت آنے پر وہ اپنی حفاظت کر سکیں۔ پھر یا تو گورنمنٹ کو ایسی پارٹیوں کو دبانا پڑے گا۔ اور اس پر بے جا رعائت اور بے جا دشمنی کا الزام لگے گا۔ اور یا وہ دوسری پارٹیوں کے فعل پر چشم پوشی سے کام لے گی اس صورت میں قانون کا احترام ملک سے جاتا رہے گا۔ اور قانون شکنی کی روح ملک میں بڑھتی جائے گی۔

(۳) تیسری تجویز ہوم گارڈز کی ہے۔ جو ایک قسم کی ملٹری ملیشیا ہوتی ہے۔ اور صوبجاتی حکومتوں کے انتظام کے نیچے ہوتی ہے۔ ہمارے نزدیک یہ تجویز بھی ناقص ہے۔ اول تو ہوم گارڈز کی ٹریننگ بہت ادنےٰ ہوتی ہے۔ دوسرے ہوم گارڈز چونکہ سول اور صوبجاتی گورنمنٹ کے ماتحت ہوتے ہیں ان میں اور فوج میں اکثر رقابت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ان کا وجود فوج کو سیاسی کاموں میں دخل دینے کی طرف مائل کر دیتا ہے۔ اس سے پوری طرح بچنا چاہیئے

(۴ و ۵) چوتھی تجویز ٹیریٹوریل فورس کی ہے اور پانچویں عام جبری فوجی تعلیم کی۔ یہ دونوں تجویزیں چونکہ آپس میں ملتی ہیں۔ اس لئے ہم ان کا اکٹھا ذکر کرتے ہیں۔ ہمارے نزدیک ابھی وقت نہیں آیا۔ کہ عام جبری فوجی تعلیم دی جائے۔ نہ اتنے افسر ہمارے پاس مہیا ہیں۔ اور نہ ابھی اتنا روپیہ ہے۔ پس ہمارے نزدیک بہترین تجویز ٹیریٹوریل فورس کی ہے۔ ٹیریٹوریل فورس دفاع ملکی کے اصول پر تیار کی جاتی ہے۔ یعنی اس فوج کو اور اس کے افسروں کو حملے کا کام تو نہیں سکھایا جاتا۔ لیکن دفاع کے تمام ہنر ان کو سکھائے جاتے ہیں۔ اس لئے اس میں شامل ہونے والے لوگ بغیر اپنے نجی کاموں کو نقصان پہنچائے کے فوجی ٹریننگ حاصل کر لیتے ہیں۔ اور اس ٹریننگ میں مناسب تعداد میں افسر بھی تیار ہو جاتے ہیں۔ اس فوج کی موجودگی میں باقاعدہ فوج کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں مشینی دستوں میں تبدیل کیا جاسکتا ہے اور زیادہ سے زیادہ حملہ کرنے کے اصول میں ماہر بنانے پر زور دیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ جنگ کی صورت میں دفاع کے مورچے فوراً ٹیریٹوریل فوج سنبھال لیتی ہے۔ اور باقاعدہ فوج آگے بڑھنے کے لئے آزاد ہو جاتی ہے ٹیریٹوریل فوج چونکہ بہت حد تک فوجی فنون سے واقف ہوتی ہے۔ اور مختلف قسم کے دستوں میں تعاون بھی قائم ہو چکا ہوتا ہے۔ اس لئے صرف تین تین چار چار مہینہ کی ٹریننگ سے ہی فوج حملہ آور فوج کی شکل میں تبدیل کی جاسکتی ہے۔ اس فوج کی ٹریننگ سے کسی قسم کی بغاوت وغیرہ کا خطرہ بھی نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ فوجی سپاہی کا ہتھیار اس کے پاس نہیں ہوا کرتا۔ پریکٹس کے بعد اس سے ہتھیار لے لیا جاتا ہے۔ اور فوجی مخزن میں رکھ دیا جاتا ہے۔ جس پر گورنمنٹ کی نگرانی ہوتی ہے۔ اور ٹیریٹوریل فورس پر خرچ بھی بہت کم ہوتا ہے اگر طوعی طور پر ایسی بھرتی شروع کردی جائے۔ تو پہلے سال پچاس ہزار آدمی کی فوج کا تیار کرنا مناسب ہوگا۔ جسے ہر سال بڑھایا جاسکتا ہے۔ اور چار پانچ سال میں دس لاکھ تک فوج تیار کی جاسکتی ہے۔ اس فوج کی ٹریننگ کے دو حصے کئے جاسکتے ہیں عام سپاہی روزانہ ایک یا ڈیڑھ گھنٹہ فوجی تربیت کے لئے دے۔ یہ ٹریننگ مقامی ہونی چاہیئے یعنی کسی سپاہی کو اپنا شہر چھوڑ کر کسی دوسری جگہ جانے کی ضرورت محسوس نہ ہو۔ تاکہ وہ اپنا کام چھوڑے بغیر ایسی ٹریننگ حاصل کر سکے اس صورت میں زیر تعلیم سپاہیوں پر کچھ بھی خرچ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اور چھ ماہ کی ٹریننگ کے بعد وہ ایک اوسط درجہ کے سپاہی بن جائیں گے۔ افسروں کی ٹریننگ کا اصول یہ ہو کہ اس طرح چھ مہینہ کی ٹریننگ لینے کے بعد دو مہینے کا مستقل کورس ان کے لئے مقرر کیا جائے۔ جس میں انہیں کمان کرنے کے اصول سکھائے جائیں۔ اگر اس تجویز کے مطابق پچاس ہزار کی ٹریننگ کو مدنظر رکھتے ہوئے پہلے بیس ہزار آدمی کی ٹریننگ شروع کی جائے۔ تو ایک ہزار معلم رکھنا پڑے گا۔ جن کا عہدہ جمعدار کا ہوگا۔ اور ایک لاکھ روپیہ ماہوار ان لوگوں کی تنخواہوں اور راشنوں پر خرچ ہوگا۔ بیس ہزار رائفل اور وردی وغیرہ پر کوئی ۳۰ - ۳۵ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔ چونکہ سکھانے والے افسر تنخواہ دار ہوں گے۔ وہ ایک حصہ کی صبح ٹریننگ کر سکتے ہیں۔ اور ایک حصہ کی شام کو۔ اس طرح آدھے افسر کام آسکتے ہیں۔ جس کے یہ معنے ہیں کہ بجائے ایک ہزار آدمی کے پانچ سو آدمی سے ہی کام چل سکتا ہے۔ اور بجائے ایک لاکھ روپیہ کے پچاس ہزار روپیہ ماہوار سے کام چل سکتا ہے۔ اتنے افسر چھ ماہ میں بیس ہزار آدمی کو ٹریننگ دے سکتے ہیں۔ اور سارا خرچ اس ٹریننگ پر کوئی چالیس لاکھ روپیہ سالانہ ہوگا۔ جب مقامی لوگ کام سیکھ جائیں تو اگلے چھ ماہ میں ان میں سے ہوشیار آدمیوں کو ایک ایک مہینہ کی خاص تعلیم دلا کر فوجی معلم کا کام سکھایا جاسکتا ہے۔ اور پھر اپنے علاقہ میں ان کو فوجی معلم مقرر کیا جاسکتا ہے۔ اس صورت میں اگر کوئی شخص طوعی طور پر کام کرنے کے لئے تیار نہ ہو تو اسے ۲۰ - ۲۵ روپے ماہوار الاؤنس دینے سے کام لیا جاسکے گا۔ ایسے لوگوں کی امداد کے ساتھ سال نہیں تو ڈیڑھ سال میں ایک لاکھ آدمی ٹیریٹوریل فورس کا تیار کیا جاسکتا ہے۔ اور پھر اگلے سالوں میں یہ طاقت اور بھی وسیع کی جاسکتی ہے۔ دوسرے اس ٹیریٹوریل فورس کے علاوہ تمام ملک میں فوجی کلبیں بنا دینی چاہئیں۔ ان فوجی کلبوں کا اصول یہ ہونا چاہیئے۔ کہ جو لوگ اس کے ممبر ہوں۔ وہ اپنے خرچ پر ٹریننگ لیں۔ گورنمنٹ ان کے لئے صرف معلم مہیا کرے۔ یا رائفل اور کارتوس باقی وردی وہ خود اپنے روپیہ سے خریدیں۔ یہ فوجی کلبیں بڑے اور چھوٹے شہروں میں ہو سکتی ہیں۔ گاؤں میں ان کا چلنا ممکن نہیں۔ لیکن پاکستان کے شہروں کی آبادی بھی ۳۵ - ۴۰ لاکھ کے قریب ہے۔ اگر فوجی کلبوں کا رواج قائم کر دیا جائے۔ تو صرف ۲۰ - ۳۰ لاکھ روپیہ سالانہ کے خرچ سے

دس لاکھ کے قریب سپاہی اور افسر اور تیار ہو جائیگا جو ٹیریٹوریل فورس کے برابر تو تجربہ کار نہیں ہوگا۔ لیکن ایسا ضرور ہوگا۔ کہ جنگ کے موقعہ پر دو تین مہینہ کی تربیت کے بعد وہ ٹیریٹوریل فورس کی جگہ کام کرنے کے قابل ہو جائے جبکہ اس عرصہ میں ٹیریٹوریل فورس اعلےٰ تربیت کے بعد حملہ آور فوج کی جگہ لینے کے لئے تیار ہو جائے گی۔ اگر یہ ہو جائے تو یقیناً جنگ کی صورت میں ملک کو اتنا وقت مل جائے گا۔ کہ آرمی کلب کے ممبر دفاع سنبھالنے کے قابل ہو جائیں۔ اور دفاع کے لئے تیار کی ہوئی ٹیریٹوریل فورس حملہ آور فوج کی صورت میں تبدیل ہو جائے۔ اس عرصہ میں نئی ٹیریٹوریل فورس کی تیاری کا موقعہ مل جائے گا۔ اور ضرورت کے مطابق نئی فوج تیار ہوتی جائے گی۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ ملک میں اسلحہ کو بالکل آزاد کر دینا اعلےٰ درجہ کے تعلیم یافتہ ملکوں میں بھی کبھی بابرکت ثابت نہیں ہوا۔ لائسنس کی شرطیں ضرور رہنی چاہئیں۔ فسادی یا غیر معتبر لوگوں کو لائسنس نہیں ملنے چاہئیں نیشنل گارڈز جو ایک سیاسی پارٹی سے تعلق رکھتے ہوں۔ ان کی اجازت ہرگز نہیں ہونی چاہیئے اگر ایک سیاسی پارٹی کو فوج بھرتی کرنے کی اجازت ہو۔ تو ہر پارٹی کو فوج بھرتی کرنے کی اجازت ہونی چاہیئے۔ یہ درست نہیں کہ جو پارٹی برسر اقتدار آجائے اسے تو فوج بھرتی کرنے کی اجازت ہو۔ اور دوسری پارٹیوں کو نہ ہو۔ اس طرح سیاسی آزادی خطرہ میں پڑ جائے گی۔ اور ڈکٹیٹرشپ اور فاشزم کے اصول جاری ہو جائینگے۔ ہوم گارڈز کا اصول بھی غلط ہے۔ کیونکہ ایک تو ان کی ٹریننگ ناقص ہوتی ہے۔ دوسرے ان کا انتظام سویلین لوگوں کے ماتحت ہونے کی وجہ سے ان کا فوج کے ساتھ ٹکراؤ ہوتا ہے۔ اور فوج کو اس بات کی تحریک ہوتی ہے۔ کہ وہ سیاسی معاملات میں دخل دینے لگ جائے۔ اور یہ نہایت خطرناک بات ہے۔ جبری بھرتی بھی نہیں ہونی چاہیئے۔ کیونکہ ملک ابھی اس کے لئے تیار نہیں۔ لیکن ٹیریٹوریل فورس اور فوجی کلبوں کا اجرا فوراً شروع ہو جانا چاہیئے۔ ان دونوں چیزوں پر ایسی صورت میں کہ دو تین لاکھ آدمی کی ٹریننگ مدنظر ہو۔ ایک کروڑ روپیہ سالانہ سے زیادہ خرچ نہیں ہوگا۔ کیونکہ سوائے معلموں اور سوائے رائفل اور کارتوس کے خرچ کے اور ایک حصہ کے وردی کے خرچ کے اور کوئی بوجھ ملک پر نہیں ہوگا۔ اس فوج کی بڑی تعداد ایسے خدمتگاروں کی ہوگی جو اپنی وردیوں کا خرچ خود اٹھائیں گے۔ اور جب تک ٹریننگ کا سوال ہے ۲۵ رائفلیں سو آدمیوں کو کام سکھائینگی۔ کیونکہ پریڈیں مختلف دفتوں میں اور آگے پیچھے ہونگی۔ اور ایک ہی رائفل چار دفعہ استعمال ہو سکے گی۔ اس طرح لوگوں کو حب الوطنی کے جذبات دکھانے کا بھی موقعہ مل جائے گا۔ اور پاکستان کی آبادی میں جنگی فنون کا میلان بھی پیدا ہو جائے گا۔ اور ہر محلے اور گلی میں ایک طوعی سپاہی کی موجودگی اور بیسیوں آدمیوں کے دلوں میں فوجی زندگی کی خواہش پیدا کر دے گی۔ اور موت کے ڈر کو دلوں سے نکالتی چلی جائیگی۔

دوکانوں کے متعلق اعلان

ایسے احباب جو دوکانیں چاہتے ہیں وہ فوری طور پر نوائے وقت بتاریخ ۱۵ اکتوبر ملاحظہ کریں۔ اور اگر ان کے موافق کوئی دوکان ہو۔ تو مقررہ تاریخ یعنی ۱۶ اکتوبر تک مقررہ جگہ اپنی درخواستیں پہنچا دیں۔ اور اگر مزید تفصیلات پوچھنا چاہتے ہیں۔ تو مجھ سے دفتر تجارت جودھامل بلڈنگ لاہور میں مل لیں۔ درخواستیں دینے میں اگر دیر کی گئی۔ تو ان کی درخواستوں پر غور نہیں کیا جائے گا۔ ناظم تجارت جودھامل بلڈنگ لاہور

اطلاع برائے عہدہ داران مالی جماعت ہائے ضلع گوجرانوالہ

ضلع گوجرانوالہ کی جماعتوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سید نذیر احمد شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال کو برائے وصولی چندہ و پڑتال حسابات بھجوایا جا رہا ہے۔ عہدہ داران جماعت متعلقہ کو چاہیئے کہ ان سے پورا تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں ناظر بیت المال

تاجر اصحاب کے لئے نادر موقعہ

مشرقی پنجاب کے احمدی تاجر اصحاب جو مختلف مقامات پر تجارت کرنے کے خواہشمند ہوں خواجہ عبدالکریم صاحب ناظم تجارت جودھامل بلڈنگ لاہور یا مولوی نور الحق صاحب انور آبادی جودھامل بلڈنگ لاہور سے ضروری معلومات حاصل کریں مختلف مقامات پر اس وقت تاجروں کے لئے نادر موقعہ ہے

مسلمانانِ ہند پر ہندوؤں اور سکھوں کا ظلم و ستم

ایرانی جریدہ "دنیائے اسلام" اپنے ۲۷ ستمبر ۱۹۴۷ء کے پرچہ میں رقمطراز ہے۔

ہندوستان کے ہندو جو کہ بت پرست اور اسلام کے شدید ترین دشمن ہیں مسلمانوں سے بارہا یہ وعدہ کرتے رہتے ہیں۔ کہ وہ ہندوستان میں مسلمانوں کے تحفظ و سلامتی کے ذمہ دار ہونگے۔ مگر صد افسوس کہ وہ دل سے اس بات کے متمنی ہیں۔ کہ ہندوستان سے مسلمانوں کا صفایا کر کے خود حکومت کریں۔ یہ لوگ ہزارہا مسلمانوں کو تہ تیغ کر چکے ہیں۔ اور ابھی تک ان کے قتل و غارت میں مشغول اور ان کی بربادی کے درپے ہیں۔ انہوں نے تقسیم پنجاب کے لئے سکھوں کو برانگیختہ کر کے پنجاب کے بہت سے اضلاع کو ہندوستان میں شامل کرا لیا جائے۔ پھر تعین حدود کے صریح غیر منصفانہ فیصلہ کے ذریعہ کئی اور علاقے بھی حاصل کر لئے۔ اس ستم کے بعد سکھوں نے ہندوؤں کی زیر حمایت اضلاع جالندھر۔ ہوشیارپور امرتسر اور گورداسپور میں مسلمانوں کا استیصال شروع کر دیا۔ ہزارہا بستیوں کو ویران اور مسلمانوں کا قتل عام کیا گیا۔ اس قتل و غارت کی تمام تر ذمہ داری جواہر لال نہرو اور گاندھی پر ہے۔ کیونکہ ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ اضلاع جالندھر۔ ہوشیارپور اور امرتسر کے مسلمانوں کا خاتمہ کرنے کے بعد سکھوں نے ضلع گورداسپور میں ہزارہا نفوس کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اور ایک ماہ سے قادیان کا محاصرہ کئے ہوئے ہیں۔ جو ابھی تک بدستور قائم ہے۔ ریل گاڑی۔ تار۔ ڈاک اور دیگر تمام وسائل منقطع ہو چکے ہیں۔ جواہر لال نہرو کو ہندوستان اور دیگر ممالک کی جماعت ہائے احمدیہ کی طرف سے بے شمار تاریں اور درخواستیں بھیجی گئیں۔ لیکن چونکہ جواہر لال نہرو مسلمانوں کو برباد کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے خواب خرگوش میں سو رہا ہے اور ریل گاڑی، تار اور ڈاک وغیرہ ذرائع رسل و رسائل کو جاری کر کے اپنے فرض منصبی کو سرانجام دینے میں بھی کوتاہی کر رہا ہے۔ کیا فسادیوں کو دبانے کے لئے اس کے پاس اسلحہ اور طاقت نہیں۔ کہ یہ صورت حالات اتنا طول پکڑ گئی ہے۔ اس کا باعث اس کے سوا کیا ہو سکتا ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کی تباہی کا خواہشمند ہے۔ دیگر ممالک کے مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ تحریر و تقریر اور عمل غرضیکہ ہر ممکن طریق سے اپنے بھائیوں کو امداد پہنچا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

ملازمت کے لئے عمدہ موقعہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے باغ واقع ناصر آباد سٹیٹ سندھ میں آٹھ بیلداروں کی ضرورت ہے۔ ان سے باغ میں ہل چلانے کا کام لیا جائے گا ۲۵ روپے ماہوار تنخواہ کے علاوہ تیس سیر گندم برائے خوراک دی جایا کرے گی۔ خواہشمند احباب خاکسار یا شیخ نور الحق صاحب سے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں ملیں۔ ملازمت کے خواہشمند احباب کو کرایہ ریل کے لئے رقم دی جائے گی۔ ناصر الدین کارکن احمدیہ سنڈیکیٹ ہال لاہور

انجمن احمدیہ اشاعت اسلام سرینگر کی قرارداد

سرینگر ۳ اکتوبر۔ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام سرینگر (شاخ لاہور) کا ایک خصوصی اجلاس آج بتاریخ ۳ اکتوبر بعد نماز جمعہ منعقد ہوا۔ جہاں متفقہ طور پر یہ قرارداد منظور کی گئی۔

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام سرینگر ریاست کشمیر کے موجودہ حالات کا مطالعہ کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچی ہے۔ کہ جغرافیائی حیثیت سے اور ریاست کی اقتصادی معاشرتی اور سماجی تعلقات پاکستان کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اس کے علاوہ چونکہ ریاست کی غالب اکثریت مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ اس لئے احمدیہ انجمن جہاں حکومت کشمیر کو پاکستان ڈومینین میں شرکت کا مشورہ دیتی ہے۔ وہاں مسلمانوں اور ان کے لیڈران سے بھی اپیل کرتی ہے کہ وہ باشندگان ریاست کی بہبودی کے پیش نظر حکومت کشمیر کو پاکستان میں شمولیت اختیار کرنے پر زور دیں۔

قرار پایا کہ قرارداد کی نقول پریس اور متعلقہ اشخاص کو بھیجی جائیں۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینجر الفضل کو مخاطب کیا جائے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

متوکل اور دنیادار میں کیا فرق ہوتا ہے؟

(مرتبہ محمد رشید احمد)

لاہور ۱۴ ماہ اخاء۔ آج بعد نماز مغرب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مجلس میں تشریف فرما ہو کر متوکل اور دنیادار میں فرق کے موضوع پر ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی جس کا ملخص اپنے الفاظ میں ہدیہ احباب کیا جاتا ہے۔

فرمایا ایک متوکل انسان اور دنیادار انسان کی زندگی میں بظاہر کوئی خاص فرق نظر نہیں آتا۔ متوکل بھی کھانا کھاتا ہے۔ اچھا لباس پہنتا ہے اچھی چیزیں استعمال کرتا ہے اور دنیادار بھی ایسا ہی کرتا ہے۔ بلکہ بعض دفعہ ایک متوکل صاحب جائیداد ہوتا ہے اور ایک دنیادار غربت کی زندگی بسر کر رہا ہوتا ہے اسلام نے کوئی ایسا حکم نہیں دیا جس کی وجہ سے متوکلین اور زاہدین اچھا کھانا نہ کھائیں یا اچھا لباس نہ پہنیں یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق احادیث میں آتا ہے کہ بعض اوقات جب آپ کھانا تناول فرماتے تو سالن میں سے کدو تلاش کر کر کے کھاتے تھے۔ گویا آپ میں بھی بعض کھانے کی چیزوں کے متعلق خاص رغبت موجود تھی۔ حضرت سید عبد القادر صاحب جیلانیؒ کے متعلق آتا ہے کہ وہ ایسا عمدہ لباس پہنا کرتے تھے۔ جو بعض دفعہ ایک ایک ہزار دینار کی مالیت کا ہوتا تھا۔

ان حالات میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب متوکل اور دنیادار دونوں ہی دنیوی نعماء استعمال کرتے اور ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ تو پھر متوکل اور دنیادار میں فرق کیا ہوا؟ اس کا جواب دیتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ متوکل کبھی اپنے کام کی بنیاد دنیوی سامانوں اور اسباب پر نہیں رکھتا اللہ تعالےٰ جس حالت میں اور جس مقام پر بھی اسے رکھے اسی پر راضی رہتا ہے۔ اس کے برعکس دنیادار کے سارے کاموں کی بنیاد دنیوی اسباب پر ہوتی ہے۔ وہ کسی حالت میں بھی اللہ تعالےٰ کی رضا پر مطمئن نہیں ہوتا۔ اگر اسے اموال اور جائدادیں ملتی ہیں۔ تو وہ انہیں اپنی لیاقت اور کوشش کا نتیجہ قرار دیتا ہے۔ اور اگر اس سے مال چھن جاتا ہے۔ تو وہ اللہ تعالےٰ پر شکوہ کرتا اور نعوذ باللہ اسے ظالم قرار دینے لگ جاتا ہے۔ پس متوکل اور دنیادار میں محض نیت کا فرق ہوتا ہے مومن صاحب جائداد ہونے کی صورت میں بھی متوکل ہوتا ہے۔ اور دنیادار فاقے کی حالت میں بھی دنیادار رہتا ہے۔

حضور نے موجودہ حالات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ میں دیکھتا ہوں کہ موجودہ مشکلات کے زمانہ میں بہت سے لوگ اپنی جائیدادوں کے تلف ہونے پر واویلا کر رہے ہیں۔ اس سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ متوکل کون ہے اور دنیادار کون؟ قرآن مجید نے دنیا کو مومنوں کے لئے لعب اور کافروں کے لئے لہو قرار دیا ہے یعنی مومنوں کے لئے دنیا اور اس کے سامان ایک کھیل کی حیثیت رکھتے ہیں جس طرح کھیل میں خواہ بادشاہ بن جاؤ۔ خواہ فقیر بن جاؤ دل پر کوئی اثر نہیں ہوتا اسی طرح مومن سمجھتا ہے کہ میری اصل زندگی تو میرے خدا کے پاس اگلے جہان میں ہے۔ یہ دنیوی زندگی تو محض ایک کھیل ہے۔ جب اس کا یہ نقطہ نگاہ ہوتا ہے تو پھر اگر کروڑوں بھی اسے ملجائیں تو مال کی محبت اس کے دل میں پیدا نہیں ہوتی۔ اور اگر اسے فاقوں پر فاقے کرنے پڑیں پھر بھی اسے کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ اس کے بالمقابل کافر دنیا کو ہی اصل چیز سمجھتے ہیں اس لئے دنیا انہیں اللہ تعالیٰ سے غافل کر دیتی ہے

حضور نے مشرقی پنجاب سے آنیوالے احباب کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا اگر تم مومن اور متوکل ہو تو پھر تمہیں اپنی جائیدادوں کے تلف ہونے کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے اور گھبراہٹ کا اظہار نہیں کرنا چاہیئے اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ جب دینے پر آتا ہے۔ تو دے دیتا ہے اور جب لینے پر آتا ہے تو لے لیتا ہے۔ ہمارا مقام یہی ہے کہ جس حالت میں اللہ تعالےٰ رکھے ہم اس پر راضی رہیں۔ یہی حقیقی توکل ہے۔ اور جب یہ پیدا ہو جائے تو پھر انسان طوعی اور جبری دونوں طرح کی قربانیوں کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اور شرح صدر کے ساتھ قربانیوں کے میدان میں آجاتا ہے۔ اس موقعہ پر حضور نے ایک احمدی خاتون کا ذکر فرمایا جو مشرقی پنجاب سے آئی تھیں اور اپنی جائداد میں سے صرف کچھ زیور بچا کر لائی تھیں انہوں نے زیور کا کچھ حصہ کسی غریب کو دے دیا۔ اور باقی حضور کی خدمت میں حفاظت قادیان کے لئے پیش کر دیا۔

حضور نے فرمایا کہ مومن کا اصل کام یہ ہے کہ وہ دنیا کو اپنی مرضی کے مطابق بدلنے کی کوشش کرے۔ ہمارے لئے صرف اسی وقت ظاہری امن اور آرام کی صورت پیدا ہو سکتی ہے جبکہ ہم دنیا کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھال لیں۔ اور اس کے لئے قربانی ایثار۔ اخلاق فاضلہ اور تبلیغ پر زور دینے کی ضرورت ہے۔

اگر ہم کسی دوسرے شخص کی جوتی پہن لیں۔ تو خواہ وہ جوتی اسی نمبر کی اور اسی سائز کی ہو جو ہمارا نمبر اور سائز ہے۔ پھر بھی ہمیں فوراً محسوس ہو جاتا ہے کہ یہ جوتی کسی اور کی ہے۔ اگر ایک ہی سائز اور نمبر کی جوتی دوسرے کے کام نہیں آسکتی تو دوسروں کی بنائی ہوئی دنیا کب ہمارے موافق اور مناسب حال ہو سکتی ہے۔ پس اگر ظاہری امن اور آرام بھی چاہتے ہو۔ تو تمہیں دنیا کو اپنی مرضی کے مطابق بنانا پڑے گا اور اس کی یہی صورت ہے کہ حقیقی معنوں میں متوکل بنو قربانیاں کرو اور تبلیغ پر غیر معمولی زور دو یہ کوئی تبلیغ نہیں کہ ایک ایک دو دو آدمی احمدی ہوتے جائیں ہمیں یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نظارہ پیدا کرنا چاہیئے۔ تاکہ ہزاروں لوگ فوج در فوج احمدیت میں شامل ہوں

خیریت کی اطلاع مطلوب ہے

(۱) دسوہہ یا جالندھر وغیرہ کیمپوں سے علی محمد دکاندار گھسیٹ پور عزیزہ دین طالب علی خاندان غلام رسول ساکنان سہت پور علاقہ ہریاں خود یا کوئی واقف کار دوست ان عزیزوں کی خیریت حالات سے اطلاع دیں

ہم بفضلہ تعالیٰ بخیریت لاہور پہنچ چکے ہیں بو اللہ بخش معہ عیال عائشہ اپنی ملازمت پر کراچی ہیں۔

فقیر علی ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر قادیانی پٹیالہ ہاؤس لاہور

(۲) کیپٹن چودہری ابو الخیر صاحب باجوہ جہاں بھی ہوں اپنے پتہ سے مطلع کریں اگر کسی اور دوست کو ان کا علم ہو تو اطلاع دے کر ممنون کریں۔

ناظر دعوت تبلیغ جودھامل بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور

(۳) لودھیانہ کے اسیر جماعت احمدیہ مولوی برکت علی صاحب لائق جہاں بھی ہوں اپنی خیریت سے اطلاع دیں

محمد اسلم ٹیری ہیری آفس ملتان

(۴) لفٹننٹ ڈاکٹر عبد الکریم صاحب احمدی پنشنر گوجروال ضلع لدھیانہ والے اور صوبیدار کرم دین صاحب دار الفضل قادیان والے یا ان کے اہل خانہ جہاں ہوں۔ اپنی خیریت کی اطلاع دیں۔ سخت تشویش ہے اگر ان اصحاب کا کوئی واقف ہو تو وہ براہ نوازش مطلع فرمائیں

ماسٹر عطا محمد احمدی قصور

(۵) والد صاحب چودھری مہر دین صاحب لائلپوری برادرم نذیر احمد صاحب یا برادرم میر احمد صاحب لائلپوری محلہ دار الاحسان قادیان اپنی خیریت سے جلدی مطلع کریں یا کسی اور دوست کو کچھ علم ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر مطلع فرمائیں۔

آر موٹر نائیک بشیر احمد احمدی اسٹیشن ورکشاپ پی۔ ای۔ ایم۔ ای راولپنڈی

(۶) قادیان میں میرے بھائی شبیر حسین نکل پلیٹنگ کا کام کرتے تھے۔ وہ جہاں بھی ہوں اپنی خیریت سے مندرجہ ذیل پتہ پر آگاہ کریں اور دیگر رشتہ دار بھی اپنی خیریت سے مطلع فرمائیں

محبوب حسین کمپونڈر دفتر جناب ڈسٹرکٹ میڈیکل آفیسر صاحب آف ہیلتھ مکان نمبر ۵/۱۰ جوگی محلہ مری روڈ راولپنڈی - ۴۴

---

۴۴ مندرجہ ذیل حضرات کی خیریت کے متعلق سخت تشویش ہے اگر یہ اصحاب خود یہ اعلان دیکھیں یا کسی دوست کو ان کے متعلق علم ہو تو فوراً اطلاع دیں۔

(۱) منشی کریم بخش صاحب نئی دہلی میں سکول لائن کوارٹر نمبر ۳۰ میں رہتے تھے۔

(۲) منشی غلام حیدر برادرم منشی کریم بخش صاحب جگادھری ملت نی ڈھانڈہ میں ترہ وتھانہ پہاڑ گنج صدر روڈ پر کارخانہ موٹر ورکس تھا

(۳) شمیم احمد پسر منشی کریم بخش

(۴) میاں محمد حسین ایڈووکیٹ کپورتھلہ

(۵) حافظ محمود الحق صاحب کپورتھلہ

خاکسار عبد السمیع کپورتھلوی محلہ دار الفضل قادیان

(۷) راجہ بشیر احمد صاحب کشمیر میں تھے ان کو کئی خطوط لکھے گئے ہیں ان کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا ہمیں ان کے متعلق تشویش ہے اگر کسی صاحب کو علم ہو تو اطلاع دیں

خاکسار محمد طفیل معرفت عبد الکریم صاحب احمدی ٹیلر سکرنڈ نواب شاہ سندھ۔

پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات

لاہور ۱۴ اکتوبر۔ اسسٹنٹ رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی نے اعلان کیا ہے یہ امتحانات مندرجہ ذیل تاریخوں کو ہوں گے۔

السنہ شرقیہ ۱۳ نومبر ۱۹۴۷ء

ہندوستانی زبانیں ۱۱ " "

ایم۔ اے ۱۴ نومبر ۱۹۴۷ء

انٹرمیڈیٹ ۱۲ دسمبر ۱۹۴۷ء

بی اے بی ایس سی ۱۱ دسمبر ۱۹۴۷ء

باقی امتحانات پہلے بتائی ہوئی تاریخوں پر ہی ہوا کریں گے

مغربی پنجاب کی صورت حالات

لاہور ۱۴ اکتوبر۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے۔ کہ مغربی پنجاب کے ۱۷ اضلاع میں سے ۱۴ اضلاع میں بالکل امن رہا۔ قصور سب ڈویژن کی سرحدوں پر ایک گاؤں میں ایک واردات ہوئی۔ سرگودھا میں مشرقی پنجاب کو جانے والی لاریوں کے ایک قافلہ پر حملہ کیا گیا۔ لیکن حملہ آوروں کو بھگا دیا گیا۔ پولیس نے کئی جگہ چھاپے مارے کیمبل پور ڈسٹرکٹ سے ۱۴ رائفلیں سرگودھا سے ایک شارٹ گن اور نیز دھار والے ۷۵ ہتھیار دستیاب ہوئے

ملک فیروز خاں نون کا تقرر

لاہور ۱۴ اکتوبر ملک فیروز خاں نون آج کراچی روانہ ہو رہے ہیں۔ وہاں دو تین روز ٹھہر کر آپ مشرق وسطیٰ کے اسلامی ممالک کے دورہ پر روانہ ہو جائیں گے آپ قائداعظم مسٹر محمد علی جناح کے خاص نمائندے کی حیثیت سے شام۔ فلسطین۔ مصر اور عرب اور اگر ممکن ہوا تو ٹرکی بھی تشریف لے جائیں گے یہ دورہ غالباً دو ماہ میں ختم ہو جائے گا۔

ڈاکٹر خان صاحب کا مطالبہ

پشاور ۱۴ اکتوبر۔ سابق وزیر اعظم صوبہ سرحد۔ ڈاکٹر خان صاحب نے اپنے گاؤں اتمان زئی میں ایک اخباری نمائندے سے ملاقات کے دوران میں حکومت ہندوستان اور پاکستان سے مطالبہ کیا۔ کہ وہ ایسے تمام لوگوں کو کڑی سزائیں دیں۔ جو حکومت کی بنیادیں کمزور کر رہے ہیں۔ اور بدامنی پھیلا رہے ہیں

پاکستانی فوجوں اور پولیس کی مارچ

لاہور ۱۵ اکتوبر۔ آج ٹھیک پانچ بجے بعد دوپہر بریگیڈیر نذیر احمد کے زیر کمان پاکستانی فوجوں ۴۴ اور پولیس نے مارچ کی۔ ہز ایکسیلنسی مسٹر فرانسس موڈی کے سی ایس۔ آئی۔ کے سی آئی ای۔ او بی ای نے بہمعیت جناب لیاقت علیخان وزیر اعظم پاکستان سلامی گاہ بالمقابل عجائب گھر نزد لے پاکستان کے سارے میں سلامی لی۔ تماشائیوں کا ہجوم اتنا زیادہ تھا کہ کھوے سے کھوا چھلتا تھا۔ اور چاروں طرف سڑکیں اور اردگرد کی عمارتیں مردمان سے بھرپور تھیں تقریب بخیریت اختتام

پاکستان کی غذائی کانفرنس

وزیر خوراک کی ہدایات

لاہور ۱۴ اکتوبر۔ حکومت پاکستان کے وزیر خوراک مسٹر غضنفر علی خاں نے پاکستان کی غذائی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے صوبائی حکومت کو مندرجہ ذیل امور کی طرف توجہ دلائی (۱) مزارعوں کی حالت کو بہتر بنایا جائے اس کے بغیر پیداوار بڑھنے کی امید نہیں کی جا سکتی (۲) اگر فوری ضرورت محسوس ہو۔ تو حق ملکیت اراضی کے قانون میں نمایاں تبدیلی کی جائے تا کہ مزارعہ یہ محسوس کریں کہ ان کی محنت کا مناسب معاوضہ دیا جاتا ہے (۳) بڑے بڑے زمینداروں کی جو زمینیں غیر کاشت شدہ حالت میں پڑی ہیں۔ انہیں برداشت نہ کیا جائے اور بہرحال انہیں کاشت کرنے کا انتظام کیا جائے۔ خواہ ان زمینوں پر حکومت کو خود قبضہ ہی کرنا پڑے

کانفرنس میں اس سوال پر بھی غور و خوض کیا گیا۔ کہ ملک میں اجناس خوردنی لکڑی کپڑے اور دیگر ضروریات زندگی کا بیمہ کرانا لازمی قرار دیا جائے۔ تاکہ فسادات میں یہ قیمتی چیزیں ضائع نہ ہونے پائیں۔ صوبوں کے درمیان اجناس خوردنی کی ترسیل سے پابندیاں نرم کرنے کے سوال کے متعلق فیصلہ کیا گیا۔ کہ دنیا کی غذائی حالت کے بہتر ہونے تک اس سلسلے میں کوئی تبدیلی نہ کی جائے

نو ہفتوں تک تمام پناہ گزین نکال لئے جائینگے

مسٹر فضل الرحمان کا بیان

کراچی ۱۴ اکتوبر۔ مسٹر فضل الرحمن انچارج محکمہ پناہ گزین نے اخبار نویسوں کی کانفرنس میں اعلان کیا ہے۔ کہ آئندہ نو ہفتوں میں مسلم پناہ گزینوں کو پاکستان میں لانے کا پروگرام پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔ آپ نے فرمایا کہ مشرقی پنجاب میں قریباً ۴۵ لاکھ مسلمان مہاجرین کو آباد کرنا پڑے گا۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ تقریباً ۴۰ لاکھ زیادہ افراد پاکستان میں مشرقی پنجاب سے آجائیں گے۔ یقیناً یہ نہایت وسیع کام ہے آپ کے خیال میں مشرقی پنجاب اور دہلی میں ایک لاکھ مسلمان موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں غیر مسلموں کا جو نقصان مغربی پنجاب میں ہوا ہے اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے آپ نے پنڈت نہرو کے اس بیان پر خوشی کا اظہار کیا کہ وہ کسی مسلمان کو ہندوستان سے نکالنا نہیں چاہتے۔

کیا عرب حکومتیں مجلس اقوام متحدہ سے ٹکر لیں گی؟

بیروت ۱۴ اکتوبر۔ عرب لیگ کونسل کا اجلاس ختم ہو گیا ہے اس اجلاس میں مسئلہ فلسطین کے متعلق عرب حکومتوں کے آئندہ طرز عمل کے متعلق تفصیلی طور پر غور کیا گیا اور ایک خاص پروگرام کے ماتحت ہر عرب ملک کے ذمہ خاص خاص کام مقرر کئے گئے۔ پروگرام کی تفصیلات کے متعلق یقینی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اس سلسلے میں نمائیدے سخت رازداری سے کام لے رہے ہیں۔ عرب ممالک میں فوجی بھرتی زور شور سے شروع ہے

کل کونسل کے آخری اجلاس میں یہ اطلاع مل گئی تھی کہ امریکہ نے تقسیم فلسطین کے حق میں فیصلہ دے دیا ہے۔ اور انتقال اختیارات کے عرصہ تک ایک بین الاقوامی فوج مقرر کرنے کی تجویز پیش کی ہے اس اطلاع پر سخت غم و غصہ کا اظہار کیا جا رہا ہے عربوں نے جو تیاریاں شروع کی ہیں ممکن ہے۔ اس کے نتیجہ میں ابتداً یہودیوں سے تصادم نہ ہو لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ جسمانی اور اخلاقی طور پر عربوں کی ٹکر مجلس اقوام متحدہ سے ہو جائے گی اگر برطانیہ نے نظم و نسق کے اختیارات نہ چھوڑے تو انگریزوں سے بھی عرب حکومتوں کا تصادم ہو جائے گا۔ گو عام طور پر عرب حلقوں میں یہ خواہش کی جاتی ہے کہ سردست انگریزوں سے ٹکر نہ لی جائے۔

وزیر اعظم شام ... [illegible]

دمشق ۱۴ اکتوبر۔ مسٹر جمیل مردم بے وزیر اعظم شام نے شامی پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ شام غیر مشروط طور پر عرب لیگ کے فیصلہ کی حمایت کرے گا۔ اور مین کی آزادی کے متعلق لیگ نے جو فیصلہ کیا ہے اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے ہر ممکن امداد بہم پہنچائے گا۔ آپ نے فرمایا اگر جمہوریہ شام کی آزادی سلب کرنے کیلئے کوئی ناپاک کوشش کی گئی تو شام اس کوشش کا مقابلہ تن بے تقدیر کرے گا۔ آپ نے پارلیمنٹ سے اپیل کی کہ وہ نیشنل سروس اور فوجی بلوں پر فوراً غور و فکر کرے اور انہیں منظور کرے

کراچی کے پچاس اسکول بند کر دیئے گئے

کراچی ۱۴ اکتوبر۔ کراچی میونسپل بورڈ نے ایک سو پچپن اسکولوں میں سے پچاس اسکولوں کو بند کر دینے کا فیصلہ کر لیا ہے یہ اسکول زیادہ تر ہندی کے ہیں۔ اور ہندوؤں کے سندھ سے اخراج کی وجہ سے ان میں حاضری بہت کم رہتی ہے حکومت نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ ان اسکولوں کے اسٹاف میں بھی کمی کر دی جائے۔

شملہ مشرقی پنجاب کا دار الحکومت رہیگا

شملہ ۱۴ اکتوبر۔ کل ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر گوپی چند بھارگو نے کہا۔ جب تک کوئی معقول اور مستقل مقام نہیں ملتا۔ شملہ بدستور مشرقی پنجاب کا دار الحکومت رہے گا۔

ہندوستان کا نام بھارت ورش رکھا جائے

لکھنؤ ۱۴ اکتوبر۔ مسٹر بال کرشن شرما نے دستور ساز اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں اس تحریک کو پیش کرنے کی تجویز کی ہے کہ انڈین یونین کا نام "بھارت ورش" رکھ دیا جائے اس کے علاوہ مسٹر بال کرشن کی ایک تجویز یہ بھی ہے کہ گائے کے ذبیحہ کو فوراً ممنوع قرار دے دیا جائے۔

نمائندہ روس نے بھی تقسیم فلسطین ہی کی تائید کی!

صوبہ یو۔پی میں گذشتہ دس دن کے اندر اندر پولیس نے ۷۶ توپیں ۱۵۰ رائفلیں اور ریوالور ۵۰ بم اور ۶۰ ناجائز تلواریں اور چھرے برآمد کئے

کشمیر کو پاکستان میں شامل کر دیا جائیگا۔ مہاراجہ کشمیر جموں جا کر

آزاد ڈوگرستان کے قیام کی کوشش کریں گے۔

سرینگر بذریعہ ڈاک۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ شیخ محمد عبد اللہ اپنے "کشمیر چھوڑ دو" کے مطالبے پر بدستور قائم ہیں کہ ڈوگرا مہاراجا۔ ڈوگرا فوج اور ڈوگرا قوم کو وادی کشمیر پر حکمرانی کا کوئی حق نہیں۔ اب ان کی تجویز یہ ہے کہ جموں کو ہندوستان میں اور کشمیر کو پاکستان میں شامل کر دیا جائے۔ مہاراجہ صاحب جموں چلے جائیں اور کشمیر میں آزاد حکومت قائم کر دی جائے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو نے اس تجویز کو پسند کیا ہے۔ اس وقت سوشلسٹ۔ کسان۔ مزدور۔ کشمیری پنڈت۔ مسلم کانفرنس سب کا متفقہ فیصلہ یہ ہے کہ کشمیر پاکستان میں شامل ہو جائے نیشنل کانفرنس خاموش ہے۔

سیاسی حلقوں میں یہ بھی قیاس آرائیاں ہیں کہ اگر مہاراجہ کو جموں جانا پڑا تو جموں کانگڑہ پٹھانکوٹ وغیرہ کے علاقوں کو ملا کر آزاد ڈوگرستان کے قیام کی کوشش کی جائے گی۔ کیونکہ ان علاقوں میں ڈوگروں کی تعداد کافی ہے۔

کشمیر میں مسلح جتھے اور ریاستی فوج مسلمانوں کے دیہات پر حملے کر رہی ہے

پاکستان گورنمنٹ کا حکومت کشمیر کے خلاف شدید احتجاج

کراچی ۱۴۔ اکتوبر۔ پاکستانی وزارتِ خارجہ کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ حکومت پاکستان نے پونچھ کی موجودہ صورتِ حالات کے متعلق حکومت کشمیر کے خلاف شدید احتجاج کیا ہے۔ اس احتجاج میں کہا گیا ہے کہ پاکستانی فوج کے وہ سپاہی جو حال ہی میں اپنی رخصتوں سے واپس آئے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ مسلح جتھے جن میں فوج بھی شامل ہے مسلمانوں کے دیہات پر حملے کرتے اور انہیں نذر آتش کرتے ہیں اور ان میں بعض دیہات کی آگ کے شعلے مری کی پہاڑیوں سے نظر آ رہے ہیں۔

حکومت پاکستان کو ان حملوں سے سخت تشویش ہوئی ہے۔ لہذا اس نے کشمیر کی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ بحالیٔ امن کے لئے فوری اقدام اٹھایا جائے۔

اس کے ساتھ ہی یہ بھی دریافت کیا گیا ہے کہ بحالیٔ امن کے لئے اب تک جو کارروائی کی گئی ہے اس سے بھی مطلع فرمایا جائے۔

مشرقی بنگال سے ہندوؤں کے نکلنے کی خبر بالکل بے بنیاد

ڈھاکہ ۱۴۔ اکتوبر۔ پاکستان ٹائمز کے نمائندہ خصوصی کو انٹرویو دیتے ہوئے مشرقی بنگال کے محکمہ سول سپلائز کے وزیر مسٹر نور الدین نے بتایا کہ مشرقی بنگال میں کامل امن و سکون ہے جب آپ کی توجہ اس اخباری رپورٹ کی طرف مبذول کرائی گئی۔ جس میں ہندوؤں کے مشرقی بنگال سے نکلنے کا ذکر تھا تو آپ نے فرمایا یہ بالکل بے بنیاد ہے۔ صوبے سے ایک ہندو بھی نہیں گیا۔

آپ نے کہا چند دن ہوئے مغربی بنگال کی حکومت کا ایک اعلان ہندوستان سٹینڈرڈ کلکتہ میں شائع ہوا تھا کہ صرف دو ہندو مشرقی بنگال سے مغربی بنگال میں آئے ہیں۔

صوبہ یو۔پی کی سرکاری زبان ہندی ہوگی

الہ آباد ۱۴۔ اکتوبر۔ یو۔پی کے تمام اضلاع ڈویژنوں اور محکموں کے اعلیٰ افسروں کو سرکاری طور پر یادداشت موصول ہوئی ہے کہ حکومت یو۔پی نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ کے لئے صوبے کی سرکاری زبان ہندی (دیوناگری رسم الخط) ہوگی۔

اس سرکلر میں بتایا گیا ہے کہ جب تک اس کے لئے مکمل انتظامات نہیں ہو جاتے وہ سرکاری ملازم جنہیں ہندی زبان نہیں آتی جن کو ہندی سکھانے کے متعلق انتظامات ابھی مکمل نہیں ہوئے وہ پہلی زبان ہی میں سرکاری کام کرتے رہیں۔

حکومت ہندوستان کی طرف سے جوناگڑھ اور کراچی کے درمیان

فضائی سلسلہ قائم کرنے پر اعتراض

کراچی ۱۴۔ اکتوبر۔ حکومت ہندوستان نے جوناگڑھ کی ریاست کو ڈاک کی سہولت بہم پہنچانے سے انکار کر دیا ہے چنانچہ پاکستان کے محکمہ پرواز نے جوناگڑھ اور کراچی کے درمیان ہوائی سلسلہ قائم کر دیا ہے۔ حکومت ہندوستان نے اس انتظام کے خلاف بدیں وجہ احتجاج کیا ہے کہ ہمارے مشورے کے بغیر ایسا انتظام کیوں کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ حکومت پاکستان سے کلکتہ اور ڈھاکہ کے درمیان اور دہلی اور پشاور کے درمیان نئے فضائی راستے کھولے گئے کے متعلق بھی کچھ کہا سنا ہے۔

یو۔پی میں ناجائز اسلحہ کی برآمدگی

لکھنؤ ۱۴۔ اکتوبر۔ گذشتہ عشرے میں صوبہ یو۔پی میں سپیشل پولیس نے ۳۶ توپیں اور ناجائز اسلحہ اور بارود کی تعداد کثیر برآمد کی ہے اکیلے ضلع بلند شہر ہی سے ۴۲ توپیں برآمد کی گئی ہیں۔

حکام کا بیان ہے کہ لفظ "توپ" ایک نہایت ہی وسیع اصطلاح ہے۔ بعض توپیں آہنی نالیوں سے بنائی جاتی ہیں۔ متعدد ضلعوں سے اس قسم کے بہت سے آہنی واٹر پمپ برآمد کئے گئے ہیں۔ پولیس نے اس کے علاوہ مختلف مقامات سے ۱۵۰ ناجائز رائفلیں۔ پستول اور ریوالور بھی برآمد کئے ہیں۔ ۵۰ بم اور ۶۰ تلواریں اور چھرے بھی دستیاب ہوئے ہیں حکومت کا عندیہ یہ ہے کہ ناجائز اسلحہ کی برآمدگی کو سرگرمی سے جاری رکھا جائے

افغانستان امریکہ سے ایک کروڑ ڈالر قرضہ لے گا

پشاور ۱۴۔ اکتوبر۔ موثق ذرائع سے اطلاعات آئی ہیں۔ کہ حکومت افغانستان حکومت امریکہ سے دس کروڑ ڈالر قرضہ لینا چاہتی ہے۔ اور اس کیلئے بات چیت شروع ہے۔ حکومت افغانستان کو یہ قرضہ اپنے صنعتی نظام اور رسل و رسائل کے سلسلوں کو مضبوط تر بنانے کے لئے مطلوب ہے جنگ کے زمانے میں افغانستان نے جو سرمایہ جمع کیا تھا۔ وہ سارا قابل سے قندھار تک نئے نمونے کی سڑک بنانے پر خرچ ہو چکا ہے۔ یہ سرمایہ قراقلی کی فروخت سے فراہم کیا گیا تھا۔

مصر ۱۴۔ اکتوبر۔ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ گذشتہ ہفتے بھر میں مصر کے اندر ہیضے سے ۱۰۲ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ قاہرہ میں بھی ہیضے سے سات موتیں ہوئی ہیں۔

سر مہر چند مہاجن کشمیر کے وزیر اعظم

سری نگر ۱۴۔ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ لاہور ہائیکورٹ کے سابق جج مسٹر مہر چند مہاجن کو کشمیر کا وزیر اعظم مقرر کر دیا جائیگا۔ مسٹر مہاجن ۱۳ اکتوبر کو بذریعہ طیارہ یہاں پہنچ گئے ہیں۔ دو ایک دن میں آپ کا تقرر عمل میں آ جانے کی توقع ہے۔ آپ کے چارج سنبھالتے ہی نظم و نسق سے تعلق رکھنے والے حکام میں چند اہم تغیرات کی توقع بھی ہے۔

روس بھی تقسیم فلسطین کے حق میں

لیک سکسس ۱۴۔ اکتوبر۔ مسئلہ فلسطین پر آخری بڑی طاقت روس نے بھی اپنے نظریے کا اظہار کر دیا ہے جمعیت متحدہ کی فلسطین کمیٹی میں روسی مندوب نے مسئلہ فلسطین کا ذکر کرتے ہوئے اصول تقسیم کی حمایت کی اور کہا کہ ملک میں عربوں اور یہودیوں دونوں کو آزادانہ اور پُرامن طریق سے رہنے کا حق ہے

آل پاکستان مشاعرہ کراچی

کراچی ۱۴۔ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ قائد اعظم ریلیف فنڈ کے لئے ۲۵۔ اکتوبر کو کراچی میں جو آل پاکستان مشاعرہ منعقد ہو رہا ہے حکومت پاکستان کے رکن مواصلات سردار عبد الرب نشتر اس مشاعرے کی صدارت فرمائیں گے۔